افکار و تاثرات ______ قارئین بنام مدیر

حضرت مولانا محمد عیسیٰ منصوری' سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک فورم' یو۔ کے
حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب' مہتمم نجم المدارس کلاچی

بخدمت گرامی جناب مولانا راشد الحق سمیع صاحب دامت برکاتہم وسعیا للدین وفقنا اللہ و ایاکم لما یحب ویرضیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوں گے۔

7 اکتوبر کے بعد افغانستان پر جو کچھ گزرا اس حادثہ سے روز دل کے ٹکڑے ہوتے رہے اور خواب وخور حرام ہوگیا۔ بندہ کی طبیعت انفعالی واقع ہونے کی وجہ سے زیادہ ہی اثر لیتی ہے جب یہاں میرا یہ حال تھا تو آپ حضرات تو نہ صرف قریبی مشاہد بلکہ ایک طرح سے یہ احوال سب آپ پر ہی گزر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی مساعی کو قبول فرمائے۔ امین۔

موجودہ حالات میں یہ بہت ضروری ہوگیا ہے کہ ہم بار بار اپنی ترجیحات اور کوتاہیوں کا جائزہ لیں آج کل بندہ کے دل میں شدت سے یہ بات آرہی ہے کہ دین قرآن وسنت کا نام ہے جبکہ ہم نے گزشتہ صدی کے اکابر ہی کے فہم کو دین بنالیا ہر دور کے اہل اللہ' اکابرین نے اپنے احوال وزمانہ کے اعتبار سے دین کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کی درجات بلند فرمائے۔ مگر یہ صرف اللہ اور اس کے رسول کا مقام ہے کہ ان کی آیات یا بتایا ہوا طریقہ کار ہر دور اور ہر زمانہ کیلئے ہے باقی ہر شخصیت کی بات یا طریقہ کار ان کے اپنے احوال وظروف اور ہر زمانہ کیلئے ہے نہ کہ قیامت تک ہر ہر زمانہ پر من وعن منطبق ہو مثلاً اس وقت پوری ملت اسلامیہ جن احوال میں گری ہوئی ہے اگر وہ گزشتہ صدی کے اکابرین کی دینی مساعی جدوجہد' خدمات اور کام کو سامنے رکھ کر کوئی راہ نکالنا چاہیں تو بتکلف ہی کوئی راہ نکل سکے گی وہ بھی پوری طرح منطبق نہیں ہوگی۔ اس کے برخلاف اگر علماً کرام قرآن سے رہنمائی چاہیں تو قرآن میں قیامت تک حق وباطل کی رزم آرائی یا اسلام وکفر کی معرکہ آرائی کے ہر ہر پہلو پر رہنمائی ملے گی۔ یہی حال سنت نبویؐ اور سیرۃ نبویؐ کا ہے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہمارے مطالعہ اور کتب خانوں کا نوے فیصد حصہ اس صدی کے اکابرین کی تصانیف' تذکرہ وسوانح' ملفوظات ومواعظ' مکاتب وخطبات اور علوم وافکار پر مشتمل ہے۔ اسکے بعد اتنی فرصت ہی نہیں بچتی کہ براہ راست قرآن وسنت پر غور وخوض کرسکیں۔ بندہ کی ناقص رائے میں اس طرز فکر کو اب بدلنے کی ضرورت ہے اس کے بعد ہی کوئی راہ نکل سکے گی۔ خدا کرے بندہ کی بات کو غلط معنی میں نہ لیا جائے۔ آپ سے گزارش ہے کہ بندہ کی یہ ناقص رائے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں عرض کرکے تصویب یا تردید حاصل کرکے لکھئے تاکہ تصویب کی صورت میں مزید اطمینان حاصل ہو اور تردید کی صورت میں رجوع کرسکوں۔ اگر مناسب سمجھیں تو

یہ مراسلہ کی صورت میں الحق میں دے دیں تاکہ دیگر اکابرین کی رائے گرامی سے بھی استفادہ ہو سکے۔ گزشتہ دنوں یہاں مولانا عتیق الرحمان سنبھلی صاحب سے یہ بات عرض کی مولانا نے اس کی ضرورت واہمیت محسوس کی یہاں تک کہا کہ جی چاہتا ہے اپنے لوگوں سے اس سلسلہ میں بالمشافہ گفتگو اور ملاقات کے سلسلہ میں پاکستان کا مستقل سفر ہو تاکہ تبادلہ خیال ہو سکے اور ان کی باتیں سن سکیں۔...... مغربی ملکوں میں زندگی کے ہر شعبہ میں اعلیٰ صلاحیت رکھنے والے ماہرین پر مشتمل تھینک ٹینک موجود ہیں اور ہر تھنک ٹینک میں پچاسوں افراد کا کام حالات کا مسلسل جائزہ لے کر غور وخوض کرنا ہوتا ہے اور یہ کام مسلسل جاری رہتا ہے ہر شعبہ حیات میں جو پالیسی بنتی ہے وہ اس شعبہ کے اعلیٰ ترین ماہرین کی ایک جماعت کے بار بار چھان پھٹک اور غور وخوض اور جائزہ واحتساب سے گزر کر کیا جاتا ہے۔ کیا ہمارے دینی حلقے مختلف شعبوں میں علمأ کرام و ماہرین اسی طرح کی مجالس قائم نہیں کر سکتے؟ کم از کم اتنا ہی کر لیتے کہ مکی و مدنی زندگی کے مختلف احوال وظروف ہیں سرور کائناتؐ نے جو لائحہ عمل اختیار فرمایا ان پر ہی غور وخوض کیلئے مجالس قائم ہو لیکن ہمارا یہ حال ہے فرد واحد ایک رائے قائم کر کے نعرہ لگا دیتا ہے کہ سب میرے پیچھے چلو جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں علوم وفنون ہی نہیں ہر شعبہ کے مسائل وضروریات اتنی وسعت اختیار کر گئے ہیں کہ فرد واحد ان کا احصاء کر ہی نہیں سکتا۔

الحق کا اکیسویں صدی نمبر حضرت مولانا عتیق الرحمان صاحب سے عاریتاً لے کر پڑھا اداریئے اور اس کے بعد کے اظہار رائے میں آنجناب نے نمبر نکالنے اور خصوصاً مضامین کے حصول میں دقتوں کے متعلق جو لکھا اس سے فکر و قلم کی بے حسی اور سستی پر بڑا قلق و افسوس ہوا۔ نمبر میں متعدد مضامین شاید کسی دوسرے دینی رسالہ میں نہیں چھپ سکتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ پاکستان کے دینی جرائد میں الحق کی عالی ظرفی سب پر فائق ہے اس جرأت ووسعت ظرفی پر بندہ آنجناب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے دینی رسائل دن بدن قلب ونظر کی تنگنائیوں کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنے حلقے' اپنے سسٹم' اپنے طریقہ کار' اپنے بزرگوں اور وابستگان کی صرف تعریف وتوصیف ہی چھاپ سکتے ہیں۔ خذما صفا و دع ماکدر کا زرین اصول شاید مغرب والوں کے لئے رہ گیا ہے۔ اس لئے اب امید نہیں رکھنی چاہیے کہ کوئی دینی جریدہ' ابوالکلام آزادؒ کے الہلال والبلاغ یا محمد علی جوہرؒ کے ہمدرد کی طرح ہر مکتب فکر اور ہر کلمہ گو مسلمان کی نظر میں وقعت حاصل کر سکے۔ ہمارے دینی حلقوں میں خود احتسابی اپنی کوتاہیوں اور کمیوں کا جائزہ اور اس کے تدارک کا احساس وکوشش رخصت ہوتی جا رہی ہے۔ گزشتہ اکتوبر میں پاکستان حاضری کا پروگرام بن چکا تھا مگر حالات نے کہیں کا نہیں رکھا پتہ نہیں آنجناب سے مراسلت کا سلسلہ بار بار کیوں منقطع ہو جاتا ہے؟ بندہ کی جانب سے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں سلام مسنون اور دعا کی استدعا حاضرین کی خدمت میں سلام مسنون۔ باقی احوال قابل ذکر ہیں۔

فقط والسلام

محتاج دعا

محمد عیسیٰ منصوری غفرلہ